

سید عبدالقادر جیلانیؒ: شخصیت کا منفرد پہلو

عبدالغفار عزیز

سید عبدالقادر جیلانیؒ (۱۰۷۷ء-۱۱۶۶ء) اللہ کی برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں۔ خواہش تھی کہ اللہ کے اس برگزیدہ بندے سید عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں جامع معلومات حاصل ہوں۔ بد قسمتی سے ان کے بارے میں ملنے والی کتب اور ہمارے معاشرے میں ان کے کروائے جانے والے تعارف نے ان کی اصل شان دار شخصیت ہم سے چھین لی ہے۔ صرف وہی نہیں عالم اسلام اور بالخصوص بر عظیم پاک و ہند کی اکثر بزرگ ہستیوں کو بے بنیاد اختلافات و خرافات کی نذر کر دیا گیا ہے۔ بعض پیشہ ور، ان کا نام اپنی اور اپنی نسلوں کی تجوریاں بھرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ ان کی حقیقی تعلیمات کو ہندوانہ رسوم و رواج سے مشابہ چند بدعات کی بھیٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ اللہ بھلا کرے عراق کے ایک معروف سکالر ڈاکٹر ماجد عرسان الکلیانی کا انھوں نے اپنی کتاب: هَكَذَا ظَهَرَ جَيْلُ صَلَاحِ الدِّينِ (سلطان صلاح الدین الیوبی کی نسل یوں تیار ہوئی) میں حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا اصل تعارف کروادیا۔ کتاب کا عنوان دیکھیں تو دونوں شخصیات میں بظاہر کوئی ربط و تعلق دکھائی نہیں دیتا۔ صلاح الدین الیوبی (۱۱۳۸ء-۱۱۹۳ء) ایک سپہ سالار اور حکمران تھے، جب کہ سید عبدالقادر جیلانیؒ ایک عالم باعمل، عظیم مصلح، مربی اور فقیہ تھے۔ دونوں کا باہم کوئی براہ راست رابطہ معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن دونوں عظیم شخصیتوں نے بچپن ہی سے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تچی محبت دل میں بسائی کہ دونوں سراپا اخلاص و عمل بن گئے۔

اشیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں خود ان کی اپنی مایہ ناز تصنیفات اور ان کے بارے میں لکھی جانے والی بے شمار کتب اور مذکورہ بالا کتاب کے علاوہ اردن کے ڈاکٹر سعود ابو محفوظ اور

لیبیا کے ڈاکٹر علی صلابی کی کتب سے بھی بڑی رہنمائی ملتی ہے۔ ان کے بارے میں سب سے پہلی حیرت یہ جان کر ہوئی کہ وہ نہ صرف جنہی مسلک سے تعلق رکھتے تھے، بلکہ ان کا شمار فقہ جنہی کے نمایاں ترین علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ اپنے اس عظیم علمی مقام کے ساتھ ساتھ انھوں نے معاشرے میں پھیلی معاشرتی بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حقیقی تصوف کو زندہ کیا۔ فقہ و تصوف کا یہی حسین امتزاج بالآخر انھیں دو جہاں میں رتبہ بلند عطا کرنے کا سبب بنا۔ ان کے اس اعلیٰ علمی و اصلاحی مقام کا تقریباً ہر منصف مؤرخ نے انتہائی شان دار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

ان میں سے ایک اہم ترین تذکرہ امام ابن تیمیہؒ کے ہاں ملتا ہے، جنھوں نے اپنے فتاویٰ کی جلد آٹھ اور گیارہ میں انھیں شریعت کے احکام و نواہی کی اتباع کرنے میں اس دور میں سب سے آگے بڑھ جانے والا قرار دیا ہے۔

اگر سید عبدالقادر جیلانیؒ اور ان سے پہلے امام غزالیؒ (م: ۱۰۵۸ء) کے دور کے احوال پڑھیں تو لگتا ہے کہ جیسے ہم آج ہی کے دور میں جا پہنچے ہیں۔ معاشرے کا ہر طبقہ انحطاط و فساد کی دلدل میں دھنس چکا تھا۔ ایک طرف تاتاریوں اور صلیبیوں کی یلغار اور دوسری طرف طوائف الملوکی، قتل و غارت، اخلاقی تباہی، علم اور علما کی زبوں حالی، ہر طرف اور ہر نوع کی شہوتوں کی غلامی، غرض ہر وہ لعنت و آزارمیش جو آج مسلم اُمت کو درپیش ہے، اس دور میں عروج پر تھی۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ جو امام غزالیؒ کے علم و فکر اور تجربات و احوال کا قریب سے مشاہدہ کر رہے تھے، اس دوران تحصیل علم کے ساتھ ساتھ اصلاح احوال کے لیے بھی کوشاں رہے۔ انھوں نے حکمرانوں، علمائے کرام، طلبہ و نوجوانوں، تجار و عمال، ہر طبقے کو مخاطب کرتے ہوئے ان پر ان کے اعمال کی حقیقت واضح کی۔ ان کی اصلاح کے لیے اپنا ایک مدرسہ و مرکز قائم کیا۔ جہاں تعلیم و تعلم کے علاوہ لوگوں کو مختلف اصلاحی تربیت گاہوں سے بھی گزارا جاتا۔

۵۰ برس کی عمر میں ان کا چرچا نمایاں طور پر عام ہو چکا تھا۔ فقہ جنہی کے چوٹی کے عالم دین اور سید عبدالقادر جیلانیؒ کے استاذ ابو سعید الحرمیؒ کا انتقال ہونے پر سب نے ان سے بغداد کے ایک علاقے ’ازج‘ میں واقع ان کے مدرسے کو اپنا مرکز بنانے کی درخواست کی۔ انھوں نے نہ صرف درخواست قبول کی بلکہ اس مدرسے کی توسیع و تعمیر نو کا پروا اٹھایا۔ ۱۱۳۳ء میں مدرسے کی تعمیر مکمل ہوئی

تو پھر وفات تک، یعنی ۳۳ برس یہی مدرسہ ان کی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا۔

آپ اس کے علاوہ بھی مختلف علاقوں میں جاتے، لیکن مرکز اصلاح و تربیت یہی مدرسہ ٹھہرا، جہاں ۱۳ علوم میں اعلیٰ تعلیم دی جاتی لیکن علم الکلام اور فلسفے کی بے فائدہ بحثیں خارج از نصاب قرار دے دی گئی تھیں۔ ان کی جگہ انھوں نے سات اسلامی اقدار ہر طالب علم کے قلب و نگاہ میں راسخ کرنے کا اہتمام کیا۔ یہ سات بنیادی نکات تھے: (۱) توحید (۲) قضا و قدر کا صحیح مفہوم (۳) حقیقت ایمان (۴) امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اولی الامر کا حقیقی مفہوم (۵) حقیقت دنیا و آخرت (۶) مقام نبوت و انبیاء (۷) حقیقت زہد۔ یہ ارکان تربیت کوئی مجرد نصابی سرگرمی نہیں بلکہ تمام متعلقین کو ان کا عملی پابند بنایا جاتا۔ ساتھ ساتھ انھوں نے پورے عالم تصوف کو اس کی کمزوریوں اور خامیوں سے پاک کرنے کا پروا اٹھایا۔ بالخصوص ۱۱۵۱ء سے ۱۱۵۵ء تک کے چار سالہ عرصے میں انھوں نے مختلف مسالک و طریقہ ہائے ارادت کو جمع کیا۔ قطب، ابدال، اوداد اور اولیا جیسی اصطلاحات اسی پورے کام کو منظم کرنے کا عنوان تھیں۔ اس مدرسہ قادر یہ میں مختلف علاقوں سے آنے والے طلبہ فیض یاب ہوئے لیکن ان علاقوں سے کہ جن پر دشمن قابض ہو چکے تھے آنے والے طلبہ کو خصوصی طور پر تربیت دے کر اپنے علاقوں میں واپس بھیجا جاتا۔ ان طلبہ میں سے بھی بالخصوص بیت المقدس سے آنے والے طلبہ کو اہمیت دی جاتی۔ یہ طلبہ 'مقادس' کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔

سید عبدالقادر جیلانیؒ کی ان تمام سرگرمیوں میں بظاہر اس دور کے بڑے بیرونی خطرات سے کوئی تعارض دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن وہ اس امر پر یکسو تھے کہ افراد و معاشرے کی اصلاح کے بغیر کسی بڑے خطرے کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شخصیت و مقام کا مطالعہ کرنے والے تمام مؤرخ یہ نتیجہ اخذ کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ اگر سلطان صلاح الدین ایوبی کی پشت پر اصلاح معاشرہ کی یہ پوری تحریک اصلاح معاشرہ نہ ہوتی تو وہ کبھی بیت المقدس آزاد نہیں کروا سکتے تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری قوم اور مجاہدین کو جس عظیم الشان انداز سے تیار کیا، اس میں ان کی ایمانی و اخلاقی تربیت بنیاد و ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہاں ہمیں امام غزالی، سید عبدالقادر جیلانیؒ، نور الدین محمود زنگی اور صلاح الدین ایوبی

جیسی چار عظیم شخصیات کی جدوجہد ایک سنگم پر یکجا ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ دونوں سپہ سالاروں نے ان دونوں عظیم القدر ہستیوں اور ان کے محاصرے شاگردوں کے اثرات و خدمات سے بھرپور استفادہ کیا۔ فقہ ضلعی کی معروف کتاب المغنی کے مؤلف، موقف الدین ابن قدامہ ہوں یا اپنے زمانے کے معروف مدرس اور واعظ ابن نجبا دونوں حضرات سید عبدالقادر جیلانیؒ کے خصوصی شاگرد تھے اور سلطان صلاح الدین ایوبی نے انھیں اپنا خصوصی مشیر بنایا۔ ان دونوں عظیم شخصیات کی طرح انھوں نے اپنے دور کے تمام دیگر علمائے ربانی کی خدمات حاصل کیں۔ تو کم و بیش جہاں زندگی سے نکال باہر لانے اور اس میں روح جہاد پھونکنے کا اصل فریضہ انھی مبارک ہستیوں کے ذریعے تکمیل تک پہنچا۔ سلطان صلاح الدین اس حقیقت کا برملا اظہار کیا کرتے تھے کہ ”میں نے بیت المقدس کو اپنی تلوار سے نہیں ان عالمائے کرام کے علم و فضل اور رہنمائی کے ذریعے آزاد کروایا ہے۔“

● دعوت و تحریک اصلاح کے اہم پہلو: ان مبارک نفوس کے علم و عمل، اصلاح و تربیت اور جہاد و قربانیوں کا احاطہ کرنے کے لیے یقیناً کئی مہینے کتب و کلام ہیں۔ وہ یقیناً خود بھی سرخرو ہو گئے اور اپنی قوم و معاشروں کے لیے بھی نجات دہندہ قرار پائے۔ لیکن جن خرافات و باطل نظریات کے خلاف انھوں نے اصل جہاد کیا تھا ہم نے خود ان کی دعوت و تحریک اصلاح کو بھی انھی مہلک سروراثی امراض کا شکار کر دیا ہے۔ ان مبارک ہستیوں کی تحریک و خدمات کا جائزہ لیں تو ہمارے لیے یہ واضح رہنمائی سامنے آتی ہے:

○ اصلاح و نجات کی اسلامی تحریکیں بعض اوقات کئی نسلیں تک جاری رہنے کے بعد فتح و نصرت کی منزل حاصل کرتی ہیں۔ پروردگار مختلف احوال میں مختلف افراد سے مختلف کام لے رہا ہوتا ہے لیکن عملاً وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے اور تقاضے کو فتح و کامیابی کی جانب آگے بڑھا رہے ہوتے ہیں۔

○ اصلاح اقوام کے لیے اصلاح افراد بے حد ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ فاسق افراد مل کر کوئی صالح قوم تشکیل دے دیں۔ ارشاد ربانی کے مطابق: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ط (الرعد ۱۱:۱۳) ”اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔“

○ اصلاح افراد و معاشرہ کے لیے وہی اصول اپنانا ہوں گے جو خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے اپنائے۔ امام غزالیؒ اور سید عبدالقادر جیلانیؒ نے سب سے زیادہ زور تو حید خالص کو اپنانے اور شرک، جھوٹ، منافقت اور بدعنوانی و خیانت چھوڑنے پر دی۔ جھوٹ نہ بولنے کی وجہ سے بچپن ہی میں سید عبدالقادر جیلانیؒ کے سامنے ڈاکوؤں اور ان کے سردار کی توبہ کا واقعہ معروف ہے۔

○ روحانیت اور تمام تر شرک و شائبہ سے پاک راہ تصوف، توحید و جہاد اور اقامت دین کی نفی نہیں، اس کی تکمیل کرتی ہے۔ آج کے دور میں بھی دیکھیں تو الاخوان المسلمون کے بانی امام حسن البنانے اس کا خصوصی اہتمام کیا۔

○ ان ہستیوں نے فروغی اختلافات اور علم الکلام کی مختلف بحثوں یا لفظی مویشگافیوں میں الجھ یا الجھا کر معاشرے میں تقسیم و نفرت کی آگ نہیں بھڑکائی۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ نے ایسے علمائے کرام کو کہ جو دین کو دکانوں کا درجہ دیے بیٹھے تھے اور سلاطین کو خوش کرنے کے لیے فتویٰ فروشی کے مرتکب ہوتے تھے، راہ شریعت کھوٹی کرنے والے ڈاکو قرار دے کر بے نقاب کیا۔

○ تبدیلی اس وقت آتی ہے جب محدود و مخصوص افراد کے بجائے معاشرے کے تمام افراد کو اپنا ہم نوا بنایا جائے۔ صلاح الدین ایوبی نے سید عبدالقادر جیلانیؒ اور ان کے دیگر حنبلی علما و فقہاء کے علاوہ شافعی علما کی نمایاں تعداد بھی ساتھ ملائی۔ سب نے مل کر اصلاح و جہاد کا فریضہ سرانجام دیا۔ البتہ جہاں مختلف باطنی تحریکوں سے واسطہ پڑا چاروں شخصیات امام غزالیؒ و سید عبدالقادر جیلانیؒ اور نور الدین زنگی و صلاح الدین ایوبی نے ان کی مکمل سرکوبی کی۔

پروردگار ہمیں بھی اپنے ان محبوب بندوں کے نقش قدم پر چلنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے اور دو جہاں کی سرخروئی عطا فرمائے، آمین!